بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود شریف کی برکات

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

(الاحزاب:57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَ اَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ

(مسلم کتاب الصلوۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبیؐ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو تم بھی وہی الفاظ دُہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا پھر (فرمایا) میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو۔ یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو ملے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے (اللہ سے وسیلہ مانگا) اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(ترمذی کتاب اوتر باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ)

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک تو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے، اس میں سے کوئی حصہ بھی (خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے) اوپر نہیں جاتا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

عَنْ فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی جامع الدعوات عن النبیؐ)

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ مسجد میں مجلس فرما رہے تھے۔ اسی دوران میں ایک شخص آکر نماز پڑھنے لگا۔ جب اس نے دعا کرنی شروع کی تو حمد و ثناء اور درود کے بغیر ہی یوں دعا کرنے لگا کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ جب وہ دعا کر چکا تو آنحضرت ﷺ نے اسے فرمایا کہ اے نمازی! تم نے دعا میں جلد بازی کی ہے۔ جب تم نماز کے آخر میں تشہد کے لیے بیٹھو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ایسے طور پر حمد و ثناء بیان کرو

جو اس کی شان کے لائق ہو اور مجھ پر درود بھیجو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور جو دعا کرنی ہو کرو۔ اس حدیث کے راوی حضرت فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور اس شخص کو یہ ہدایت دے چکے تو اس کے بعد ایک اور شخص آکر نماز پڑھنے لگا اور اس نے اپنے لیے دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اسے فرمایا: اے نمازی! اب دعا کرو، تمہاری دعا قبول ہو گی۔

حضرت کعبؓ بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ پر سلام بھیجنے کا تو ہمیں علم ہے مگر آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی صفۃ الصلاۃ علی النبیؐ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

" اگرچہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے پس جو فیضان شخص مَدْعُولَہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرتِ اَحدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کے لئے برکت چاہتے ہیں، بے انتہاء برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ میں ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔ اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان نہ کبھی تھکے اور نہ کبھی ملول ہو اور نہ اغراضِ نفسانی کا دخل ہو۔"

(مکتوبات احمد جلد1 صفحہ 535)

آپؑ فرماتے ہیں:

" ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریم ﷺ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (المائدہ 36:) تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ "

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 131)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

" درود جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم و عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن واحسان کو مد نظر رکھ کر اور آپ ﷺ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔" (ملفوظات جلد3 صفحہ38)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں:

"درود بھی درد سے ہی نکلا ہوا ہے یعنی خاص درد، سوز و گداز اور رقت سے خدا کے حضور التجا کرنی کہ اے مولا! تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت ﷺ کو عطا کر، ہم کر ہی کیا سکتے ہیں اور کس طرح سے آپؐ کے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں بجز اس کے کہ تیرے ہی حضور

میں التجا کریں کہ تو ہی آپؐ کو ان سچی محنتوں اور جانفشانیوں کا سچا بدلہ جو تو نے آپؐ کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے اور وعدہ کر رکھا ہے، وہ آپؐ کو عطا فرما۔ انسان جب اس خاص رقت اور حضورِ قلب اور تڑپ سے گداز ہو ہو کر آپؐ کے واسطے دعائیں کرتا ہے تو آنحضرت ﷺ کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے اور پھر اس دعا گو درود خواں کے واسطے بھی اوپر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ایک درود کے بدلے دس گنا اجر اسے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی روح اس درود خواں اور آپؐ کی ترقی مدارج کے خواہاں سے خوش ہوتی ہے اور اس خوشی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کو دس گنا اجر عطا کیا جاتا ہے۔ انبیاء کسی کا احسان اپنے ذمے نہیں رکھتے۔"

(الحکم جلد12 نمبر2، 24اپریل1908ء صفحہ ۳۔۴)

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

" پس جہاں ایسے وقت میں جب آنحضرت ﷺ کے خلاف ایک طوفانِ بدتمیزی مچا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہوں گے، بھیج رہے ہوں گے، بھیج رہے ہیں۔ ہمارا بھی کام ہے جنہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے اس عاشقِ صادق اور امام الزمان کے سلسلے اور اس کی جماعت سے منسلک کیا ہوا ہے کہ اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود صدقِ دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اُٹھے۔ اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔ یہ ہے اس پیار اور محبت کا اظہار جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات سے ہونا چاہئے اور آپ ﷺ کی آل سے ہونا چاہئے۔"

(خطباتِ مسرور جلد4 صفحہ 115)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين